بخشِ اردو

Scanned with CamScanner

اکبری عہد کا فارسی ادب

سہ روزہ سیمینار کی رپورٹ

اس سال کشمیر یونیورسٹی کی علمی وادبی سرگرمیوں کا باقاعدہ طریقے سے آغاز کرنے کا سہرا اس یونیورسٹی کے شعبہ فارسی کے سر ہی باندھا جا سکتا ہے۔ یکم مارچ ۲۰۰۲ عیسوی کو سردیوں کی چھٹیاں ختم ہونے کے بعد یونیورسٹی میں درس و تدریس کا کام شروع ہوا لیکن ۱۸ مارچ ۲۰۰۲ء کو شعبۂ فارسی نے ایک سہ روزہ کل ہند علمی وادبی سیمینار کا افتتاح کیا۔ اس سیمینار کا موضوع PERSIAN LITERATURE PRODUCED DURING THE REIGN OF AKBAR یعنی "اکبر کے دور کا فارسی ادب" تھا۔

سیمینار کا انعقاد کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ فارسی نے کیا تھا۔ اس سیمینار کے ڈائریکٹر فارسی شعبہ کے سربراہ پروفیسر محمد صدیق نیازمند تھے۔ فارسی زبان کے اساتذہ اور محققین کے علاوہ ایسے دوسرے شعبہ جات کے ممتاز اساتذہ اور تحقیق کاروں، جن کا تعلق فارسی زبان وادب کے ساتھ بلاواسطہ طور پر ہے کو بھی اس سیمینار میں اپنے مقالات پڑھنے کے لیے دعوت دی گئی تھی۔ ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے اساتذہ اور محققوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ ۱۸ مارچ ۲۰۰۲ء کو کشمیر یونیورسٹی کے گاندھی بھون میں اس سیمینار کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔

تلاوت کلام اللہ کے بعد ڈاین سیکریٹری ڈاکٹر محمد شفیع خان نے سیمینار

Scanned with CamScanner

کے ڈائریکٹر پروفیسر محمد صدیق نیاز مند صاحب کو سمینار کی افتتاحی تقریب میں حاضر مہمانوں کا استقبال کرنے کی گذارش کی۔ پروفیسر نیاز مند نے مہمان خصوصی کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب پروفیسر جلیس احمد خان ترین صاحب صدر جلسہ جناب پروفیسر عبدالسلام بٹ صاحب، ڈین اکیڈمکس، شعبۂ فارسی کے بانی سربراہ پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب اور جلسہ میں حاضرین کا استقبال کیا۔ اس کے بعد شیخ الجامع جناب پروفیسر جلیس احمد خان ترین صاحب کو سمینار کا افتتاح کرنے کی دعوت دی گئی۔ پروفیسر ترین کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب پروفیسر شمس الدین احمد نے ایک جامع اور جاندار کلیدی خطبہ پڑھا۔ پروفیسر موصوف نے اپنے کلیدی خطبے میں سمینار کے پس منظر، اس کی اہمیت اور اس کے اہداف پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اس کے بعد صدر جلسہ جناب پروفیسر عبدالسلام بٹ صاحب نے صدارتی خطبہ دیا۔ شکریہ کی تحریک پیش کرنے سے پہلے کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب پروفیسر جلیس احمد خان ترین صاحب نے شعبۂ فارسی کے ریسرچ جرنل "دانش" کے ۱۹ ویں شمارے کی رسم رونمائی انجام دی۔ اسی کے ساتھ جناب وائس چانسلر صاحب نے شعبہ فارسی کی طرف سے پروفیسر شمس الدین احمد صاحب کو فارسی زبان و ادب میں نمایاں خدمات انجام دینے کے پیش نظر صدر ہند کے آنرارئین کی طرف سے دیے گئے انعام کے موقعے پر ایک شال پیش کیا۔ جلسہ کے اختتام کا اعلان کرنے سے پہلے ڈاکٹر محمد شفیع خان نے مہمان خصوصی اور کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب پروفیسر جلیس احمد خان ترین صاحب، سمینار کے ڈائریکٹر جناب پروفیسر نیاز مند صاحب پروفیسر شمس الدین احمد صاحب، صدر جلسہ پروفیسر عبدالسلام بٹ صاحب، باہر سے آئے ہوئے مہمان حضرات اور دیگر حاضرین کی خدمت میں تحریک تشکر VOTE OF THANKS پیش کیا۔

دوسری نشست ۱۸ مارچ ۲۰۰۶ء کو بعد دوپہر ایک بجکر تیس منٹ

Scanned with CamScanner

پر شروع ہوئی۔ اس نشست کی صدارت کے فرائض پروفیسر شمس الدین احمد نے انجام دیئے۔ اس نشست میں جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے پروفیسر محمود عالم صاحب نے "اکبر کے زمانے کی زرتشتی مذہب سے متعلق کتابیں" کے زیر عنوان مقالہ پڑھا۔ اس کے بعد شعبہ انگریزی کے پروفیسر جناب غلام رسول ملک صاحب نے "POETRY OF SULTAN-AL-ARIFIN CIRCLE" کے عنوان کے تحت اپنا مقالہ پڑھا۔ دونوں مقالات پر کافی بحث و تمحیص ہوئی۔

سیمینار کی تیسری نشست ۱۹، مارچ ۲۰۰۲ء صبح کے گیارہ بجے شروع ہوئی اس نشست کی صدارت جناب پروفیسر محمد زمان آزردہ صاحب نے کی۔ تاریخ کے ایک مشہور استاد اور فارسی زبان و ادب کے ایک سرگرم محقق جناب غلام محمد شاد صاحب اور شعبہ اسلامیات کے ایک جواں سال استاد جناب ڈاکٹر حمید نسیم رفیع آبادی صاحب نے اس جلسے میں اپنے مقالات پڑھے۔ جناب شاد صاحب نے "نصاب مرزا محمد قلیچ خان" کے عنوان سے اور ڈاکٹر رفیع آبادی صاحب نے "شیخ سرہندی کے مکتوبات کا پس منظر" کے عنوان کے تحت اپنے مقالات لکھے تھے۔ دونوں مقالات کافی جاندار اور معلوماتی تھے۔

اس سیمینار کی چوتھی نشست جس کی صدارت پروفیسر غلام محمد شاد صاحب نے انجام دی، میں پروفیسر محمد صدیق نیازمند صاحب اور مرکز مطالعاتی وسط ایشیا CENTRE OF CENTRAL ASIAN STUDIES کے ڈاکٹر غلام رسول جان نے دو مقالے پڑھے۔ پروفیسر نیازمند صاحب کے مقالے کا عنوان "فارسی غزل میں طرزِ وقوع" تھا اور ڈاکٹر جان صاحب کے مقالے کا عنوان "تحفۃ الاحباب" تھا۔ نشست میں حاضرین نے دونوں مقالات سے کافی استفادہ کیا۔

سیمینار کے تیسرے اور آخری دن کی پہلی نشست پروفیسر غلام رسول ملک کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس نشست میں چار مقالے پڑھے گئے۔ پہلا مقالہ مرکز مطالعاتی وسط ایشیا CENTRE OF CENTRAL ASIAN STUDIES کے سربراہ

Scanned with CamScanner

گلشن مجید صاحب نے پڑھا۔ دوسرا مقالہ ڈاکٹر محمد شفیع خان نے "فیضی کی شاعری پر دین الٰہی کے اثرات" کے زیرِ عنوان پڑھا۔ ڈاکٹر خان کے بعد ڈاکٹر سیدہ رقیہ نے "اکبر کے عہد کے فارسی ادب کا مختصر جائزہ" کے عنوان کے تحت اور ڈاکٹر محمد یوسف ٹون صاحب نے "منتخب التواریخ کا ایک تنقیدی جائزہ" کے عنوان سے اپنے مقالے پڑھے۔ اس نشست میں بھی کافی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ چلتا رہا۔

اس تین روزہ سمینار کی آخری نشست میں مسندِ صدارت فارسی زبان و ادب کے ایک ممتاز استاد جناب پروفیسر محمود عالم صاحب نے سنبھالی۔ اس نشست میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات سے وابستہ ممتاز دانشور اور اساتذہ شامل تھے۔ اس نشست میں اگرچہ کوئی مقالہ نہیں پڑھا گیا۔ لیکن یہ نشست نہایت ہی اہم نشست تھی۔ اس مخصوص نشست میں سمینار کا مجموعی طور پر جائزہ لیا گیا۔ اس نشست کا طرۂ امتیاز یہ رہا کہ اس میں کشمیر میں فارسی زبان کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ فارسی زبان کی اہمیت اور ریاست میں اس کی پیش رفت کی راہ میں رکاوٹوں پر غور و خوض کیا گیا۔ شرکائے جلسہ نے فارسی زبان کی ترقی اور پیش رفت کے تعلق سے جو تجاویز پیش کیں وہ بہ ترتیب ذیل ہیں:

★ پروفیسر محمود عالم صاحب:— فارسی زبان و ادب میں ہندوستان کی بالعموم اور کشمیر کی بالخصوص شناخت موجود ہے۔ یہ ورثہ ہمارے ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے۔ ہمیں مل کر ریاستی سرکار کو فارسی زبان کے احیاءِ نو کے لیے متوجہ کرنا چاہیے۔

★ پروفیسر محمد زمان آزردہ صاحب:— فارسی زبان کی اہمیت اور ضرورت سے یہاں کے ہر خاص و عام کو واقف ہونا چاہیے۔ ہمیں اس زبان جس میں ہماری تہذیبی شناخت مضمر ہے کی حالت زار کو ریاستی حکومت کی نوٹس میں لانا چاہیے۔ اور پورے عزم و استقلال کے ساتھ اس زبان کو کشمیر میں اپنا مطلوبہ مقام

دلانے کے لیے ہر طرح کی کوشش کرنی چاہیئے۔

★ پروفیسر سید یونس گیلانی صاحب: ——— ہمیں "یارانِ فارسی" کے نام سے ایک انجمن تشکیل دیکر بڑی سنجیدگی کے ساتھ فارسی زبان کے درپیش مسائل اور مشکلات کا جائزہ لینا چاہیئے۔ فارسی زبان کا تعلق ہم سب کے ساتھ ہے اور ہم سب کا تعلق اس زبان اور اس زبان میں موجودہ ادب کے ساتھ ہے۔ اس زبان کو موجودہ بحران سے نکالنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں ہر سطح پر کام کرنا چاہیئے۔

★ پروفیسر غلام محمد شاد صاحب: ——— میں فارسی زبان کے موجودہ حالات زار سے واقف ہوں۔ یہاں لوگوں کو فارسی زبان و ادب کی اہمیت کا پورا اور صحیح اندازہ نہیں ہے۔ فارسی زبان کے ٹیچروں اور دوسرے فارسی دوستوں کو حکومت سے ملنا چاہیئے اور اس زوال آمادہ ورثے کی حفاظت کے اقدامات کرنے چاہیں۔ اس زبان و ادب کا تحفظ اور پیش رفت ہم سب پر فرض اور قرض ہے۔

★ ڈاکٹر غلام رسول جان صاحب: ——— ایک انجمن قایم کرلی جائے اور اس زبان کے درپیش مسایل اور مشکلات پر سوچ وچار کرنا چاہیئے۔

★ ڈاکٹر محمد شفیع خان: ——— دنیا میں حالات بدل رہے ہیں۔ نئے حالات اور نئے تقاضے سامنے آرہے ہیں۔ فارسی زبان میں نئے حالات اور نئے تقاضوں کا ساتھ نبھانے کی بھرپور سکت اور قوت ہے۔ ہمیں ہر سطح پر اس حقیقت کو منظر عام پر لانا چاہیے۔ اس زبان کے سیکھنے اور پڑھنے کی اہمیت دن بہ دن بڑھتی جارہی ہے۔ ہمیں اس اہمیت کی طرف عام لوگوں، پڑھے لکھے لوگوں اور حکمران طبقے کو متوجہ کرنا چاہیئے۔ جموں خطے میں اس وقت بھی فارسی پڑھنے والوں کی بہت بڑی تعداد ہے لیکن جموں یونیورسٹی میں یہ مضمون نہیں پڑھایا جاتا۔ ہمیں مصمم ارادہ کر کے حکومت کو اس زبان کے تئیں اپنی ذمہ داری نبھانے پر آمادہ کرنا چاہیے۔

اس طرح سے نہایت ہی اطمینان بخش انداز میں شعبۂ فارسی
طرف سے منعقد کیا گیا یہ سیمینار اپنے انجام کو پہنچا۔

—— ڈاکٹر محمد شفیع خان ——

Scanned with CamScanner